خطبہ جمعہ برائے ۱۵ مارچ ۲۰۱۹ء (جاری کردہ: سوشل میڈیا ڈیسک آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ)

ارتداد کے بڑھتے ہوئے واقعات اور ہماری ذمہ داریاں

سوشل میڈیا ڈیسک آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی جانب سے ائمہ کرام کی خدمت میں خطبہ جمعہ کی ترسیل کا سلسلہ گذشتہ دنوں شروع کیا گیا۔ بحمداللہ پابندی اور اہتمام کے ساتھ اس سلسلے کو جاری رکھتے ہوئے اس ہفتے "پھیلتا ہوا فتنۂ ارتداد اور ہماری ذمہ داریاں" کے عنوان سے ایک اہم اور فکر انگیز خطبہ ارسال کیا جا رہا ہے۔ ائمہ کرام سے گذارش ہے کہ موجودہ حالات کے پیشِ نظر اس سلگتے ہوئے موضوع کو نماز جمعہ کے موقع پر اپنے خطاب کا حصہ بنائیں۔ جزاکم اللہ خیرا

من چاہی زندگی اور رب چاہی زندگی

زندگی اور موت اللہ کے دست قدرت میں ہے، اسی نے ہمیں زندگی دی ہے، اور زندگی گذارنے کا طریقہ بھی بتایا ہے، الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا اسی نے زندگی اور موت کا نظام بھی قائم کیا ہے تاکہ وہ ہمیں آزمائے کہ ہم میں سے کون اچھے اعمال کرتا ہے، انسانوں نے زندگی کے مختلف نام رکھ لیے ہیں، کوئی کہتا ہے۔ یہ مشرقی زندگی ہے، کوئی کہتا ہے یہ مغربی زندگی ہے کوئی کہتا ہے، یہ نئے طرز کی زندگی ہے، کوئی کہتا ہے یہ پرانے طرز کی زندگی ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے زندگی گذارنے کے صرف دو طریقے بتائے، ایک یہ کہ انسان نفس پرستی کی زندگی گزارے، دوسرا طریقہ یہ کہ انسان خدا پرستی کی زندگی گذارے۔ انسان یہ چاہتا ہے کہ وہ آزاد ہو کر زندگی گذارے، نفس کی خواہشات کی تکمیل کرے، دنیا کے انسانوں نے اس طرز زندگی کو بھی اپنایا ہے، بلکہ اگر یہ کہا جائے تو غلط نہیں ہوگا کہ ہر مذہب کے ماننے والوں میں ایک بہت بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ملے گی جو نفس پرستی کی زندگی گذارتی ہے۔

جیسی کرنی ویسی بھرنی

قرآن کریم نے صاف صاف یہ بات ارشاد فرمائی: فَاَمَّا مَنْ طَغٰی وَاٰثَرَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا فَاِنَّ الْجَحِیْمَ ھِیَ الْمَاْوٰی وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَنَھَی النَّفْسَ عَنِ الْھَوٰی فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ھِیَ الْمَاْوٰی (سورہ نازعات) جو لوگ سرکشی کریں اور دنیا کی زندگی کو آخرت کی زندگی پر ترجیح دیں ان کا ٹھکانہ دوزخ کی آگ ہے اور جو انسان قیامت کے دن اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرے گا اس کے دل میں یہ خوف ہوگا کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے اور مجھے اللہ کے دربار میں پیش ہو کر اپنی زندگی کے اعمال کا حساب دینا ہے، اس کا ٹھکانہ جنت ہے۔ زندگی گذارنے کے یہی دو طریقے ہیں ایک نفس پرستی کا طریقہ، اس کا انجام جہنم ہے اور دوسرا خدا پرستی اور اللہ تعالیٰ کے ڈر اور خوف کے ساتھ زندگی گذارنے کا طریقہ، اس کا انعام جنت ہے۔

بے حیا باش ہرچہ خواہی کن

آج ہم دیکھیں کہ ہم اور ہمارا سماج کس راستے پر چل رہا ہے، ہم نے اپنے لیے کون سا طرز زندگی اپنایا ہے؟ ہم آزادی کے ساتھ زندگی بسر کر رہے ہیں یا پابندیوں کے عادی ہیں؟ ہمارے سماج کے لوگ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود کی کتنی پابندی کر رہے ہیں؟ اس پر غور کرنا ہماری بنیادی ذمہ داری ہے۔ یاد رکھیں! جب شرعی حدود اور پابندیاں ختم کر دی جائیں گی تو اس کے بہت ہی سنگین نتائج سامنے آئیں گے، پابندیاں اس لیے لگائی گئی ہیں کہ انسان اپنے آپ کو بے حیائی کے راستے پر نہ ڈالے۔ بخاری شریف کی حدیث ہے جس میں آنحضرت ﷺ نے حیا کو ایمان کا خصوصی حصہ قرار دیا ہے۔ یعنی مومن باحیا ہوگا اور پاکیزہ زندگی گزارنے والا ہوگا مسلم شریف میں ہے حضور ﷺ راستے سے گزر رہے تھے، ایک شخص اپنے بھائی کو نصیحت کر رہا تھا کہ اتنا زیادہ شرم مت کیا کر، آنحضرت ﷺ نے اس سے فرمایا: اس طرح کی نصیحت مت کرو، اس لیے کہ حیا ہمیشہ بھلائی اور خیر لے کر آتی ہے، حیا اور شرم کے ذریعے انسان ایمان کے اونچے درجے تک پہنچتا ہے جب کہ بے حیائی انسانوں کو اللہ کی نگاہ سے گرا دیتی ہے، بے حیائی انسان کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے کاموں پر جرأت مند بنا دیتی ہے۔ اس لیے فرمایا گیا تھا کہ حیا اور پاک دامنی کو ہاتھ سے جانے نہ دو۔ یہاں تک کہا گیا کہ اذا لم تستحی فاصنع ما شئت جب تمہارے اندر سے حیا کا جوہر نکل جائے تو جو چاہے وہ کرو۔

قرآن کریم میں یہ بات بھی کہی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ جس آبادی کو تباہ و برباد کرنا چاہتا ہے وہاں مالداروں کی کثرت ہوتی ہے پھر وہ فسق و فجور کرتے ہیں، عیاشی و بدکاری کے کام کرتے ہیں، پھر اللہ اس قوم کو تباہ و برباد کر دیتا ہے۔ وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّھْلِکَ قَرْیَۃً اَمَرْنَا مُتْرَفِیْھَا فَفَسَقُوْا فِیْھَا فَحَقَّ عَلَیْھَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰھَا تَدْمِیْرًا (سورہ

بنی اسرائیل، آیت ۱۶) یہی اللہ تعالیٰ کا نظام اور اس کا طریقہ ہے۔

مخلوط نظام تعلیم کا نتیجہ

آج آپ دیکھئے کہ ہمارے معاشرے میں بے حیائی عام ہو رہی ہے، اس کے سنگین نتائج سامنے آرہے ہیں کل جب یہ کہا جاتا تھا کہ مخلوط تعلیم سے اپنی اولاد کو بچاؤ تو لوگ کہتے تھے کہ علماء انگریزی تعلیم کے خلاف ہیں، علماء لڑکیوں کی تعلیم کے مخالف ہیں لیکن آج اس مخلوط تعلیم کا نتیجہ یہ ہے کہ ہماری بچیاں بے حیائی کے راستے پر چل پڑی ہیں اور ارتداد تک پہنچ رہی ہیں، آپ دیکھ رہے ہیں کہ کتنی تیزی سے بدکاری اور زناکاری کا سیلاب ہمارے معاشرے میں آگیا ہے، پچھلے دنوں دہلی میں علماء اور سرکردہ افراد کی ایک میٹنگ میں یہ بات سامنے آئی کہ دہلی اور اس کے اطراف میں کے صرف ایک علاقے میں پانچ سو مسلمان لڑکیاں مرتد ہوگئیں، انہوں نے غیر مسلم لڑکوں سے نکاح کیا، اور ان کے ساتھ چلی گئیں۔ یعنی انہوں نے اپنے دین وایمان اور اخلاق کو چھوڑ دیا۔ ریاست مہاراشٹر کے پونہ شہر میں پچھلے دو سال کے عرصے میں ساٹھ ستر لڑکیاں مرتد ہوگئی ہیں۔ ماہ اگست میں ۱۱ مسلمان لڑکیوں کی غیر مسلم لڑکوں کے ساتھ شادی کی درخواستیں دائر ہوئی ہیں اور پچھلے مہینے (ستمبر) میں ۱۲ لڑکیوں نے درخواست دی ہے۔ مہاراشٹر کے دوسرے اور شہروں سے بھی اس طرح کی خبریں آرہی ہیں چنانچہ ممبئی میں ۱۲، تھانے میں ۷، ناسک میں ۲، اور امراوتی میں ۲ لڑکیوں نے شادی کی درخواست دی ہے۔

ملکی صورتحال

یہ بات بھی ذہن میں رہنی چاہئے کہ صرف مہاراشٹر میں ہی ایسے واقعات نہیں ہو رہے ہیں بلکہ ملک کی مختلف ریاستوں سے برابر خبریں موصول ہو رہی ہیں، جموں کشمیر سے کئی لوگوں نے اطلاع دی ہے کہ ہمارے یہاں کالج میں پڑھنے والی مسلم لڑکیاں ہندو اور دلتوں کے ساتھ نکاح کر رہی ہیں، اگست کے وسط میں بھوپال میں مسلم پرسنل لا بورڈ کی اصلاح معاشرہ کمیٹی برائے خواتین کی ذمہ دار بہنوں نے رپورٹ دی کہ بھوپال کی گنجان مسلم آبادی والے ایک علاقے میں اس طرح کے دسیوں واقعات ہو چکے ہیں، اور صرف غیر شادی شدہ لڑکیاں ہی نہیں شادی شدہ عورتیں بھی اپنے شوہر اور بچوں کو چھوڑ کر غیر مسلموں کے ساتھ چلی گئی ہیں دہلی سے ملی اطلاعات کے مطابق جھونپڑ پٹی والے علاقے میں بسنے والی مسلمان لڑکیاں فرقہ پرست عناصر کی اس منصوبہ بند سازش کا ''لقمۂ تر'' بنی ہوئی ہیں، گذشتہ شعبان میں احمد آباد سے بھی یہ اطلاع ملی کہ ہمارے یہاں ہر دوسرے تیسرے دن سوشل میڈیا پر خبر آتی ہے کہ فلاں مسلمان لڑکی کسی غیر مسلم لڑکے کے ساتھ گھر سے بھاگ گئی ہے یا فلاں لڑکی نے کورٹ میریج کی عرضی داخل کی ہے، بات یہیں تک محدود نہیں ہے بلکہ ان لوگوں نے یہاں تک بتایا کہ مسلمان لڑکیوں کو رجھانے، قریب کرنے اور پھر ان کا جنسی استحصال کرنے کے لیے گراں قیمت تحفے دیئے جاتے ہیں، مثلاً مہنگے موبائیل، آئی پیڈ، لیپ ٹاپ، ایکٹیوا بائک وغیرہ، باضابطہ ان کی ''فنڈنگ'' کی جا رہی ہے اور ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت انہیں اس کام پر لگایا گیا ہے، یہ سب واقعات اتفاقی نہیں ہیں۔ بلکہ ان کے پیچھے ایک سوچا سمجھا منصوبہ کام کر رہا ہے، ''لو جہاد'' نام کی کوئی چیز اس ملک میں نہیں ہے، البتہ یہ ''شوشہ'' صرف اس لیے چھوڑا گیا تھا کہ ہندو نوجوانوں میں ''انتقامی جذبہ'' ابھارا جائے اور خود مسلمانوں کو ''لو جہاد'' میں الجھا کر اندرون خانہ مسلمان لڑکیوں کو تباہ و برباد کرنے کا کھیل کھیلا جائے۔ پہلے یہ بات ڈھکی چھپی رہی بھی ہو تو اب ڈھکی چھپی نہیں رہ گئی ہے۔

بے حسی کا کوئی حد سے گزر نا دیکھے

اس سازش کی گہرائی کا اس بات سے اندازہ لگایئے کہ ہماری معلومات کی حد تک جب کورٹ میرج کی درخواست دی جاتی ہے۔ تو ایک مہینے کے بعد اس درخواست پر عمل درآمد ہوتا ہے، یہ مدت اس لیے بھی رکھی گئی ہے کہ اگر گھر والوں یا کسی اور کو کوئی اعتراض ہو تو وہ کاروائی کر سکتا ہے، قانوناً اس طرح کے معاملات میں گھر والوں کو نوٹس جاری کرنا بھی لازمی اور ضروری ہے، جس کے ذریعے یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ کا لڑکا/لڑکی نے کورٹ میرج کی عرضی داخل کی ہے، اب جب یہ درخواست داخل ہوتی ہے تو خود وہ شادی کی درخواست دینے والا نوجوان کسی ذریعہ سے اس درخواست (جس پر مسلمان لڑکی اور غیر مسلم لڑکے کا فوٹو ہوتا ہے کہ یہ دونوں شادی کرنے جا رہے ہیں) کی تصویر لے کر کسی اور کے ذریعے سوشل میڈیا پر وائرل کروا دیتا ہے، تاکہ وہ معصوم بنا رہے اور مسلمان لڑکی ہمیشہ کے لیے تباہ و برباد اور ذلیل و رسوا ہو جائے۔

اپنے اور اپنے گھر والوں کی فکر کیجئے

اگر تمام علاقوں میں مرتد ہونے والی لڑکیوں کے اعداد و شمار یکجا کئے جائیں تو پتہ چلے گا کہ یہ سب ایک منظم سازش کے تحت ہو رہا ہے۔ آپ اصل سچائی کو سمجھنے کی

کوشش کیجئے ارتداد کا جو سیلاب آیا ہوا ہے اس کو قریب سے دیکھئے محسوس کیجئے اور اس کے دور کرنے کی فکر کیجئے، اپنے بچوں اور خاندانوں کو بچانے کی فکر کیجئے۔ آپ کی بچی جاہل رہے، یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ تعلیم یافتہ ہو اور کفر کو اختیار کر لے۔ تشویشناک بات یہ ہے کہ مسلمان اپنے بچوں کو اور اپنے معاشرے کو بچانے کے لیے اور ان کو دین پر قائم رکھنے کے لیے مطلوبہ کوششوں سے کٹے ہوئے ہیں۔ موجودہ حالات کا تقاضہ ہے کہ اپنے اندر ایمانی غیرت پیدا کی جائے، ایمان کی قدر کی جائے، اور ایمان کے تحفظ کے لیے ہر طرح کی قربانی دینے کا جذبہ پیدا کیا جائے۔

ایمان کی حلاوت

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان کی حلاوت اسی کو نصیب ہوگی جس میں تین باتیں پائی جائیں گی۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول کی محبت اس کے دل میں سب سے زیادہ ہو۔ دوسرے یہ کہ جس کسی سے محبت ہو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے محبت ہو۔ تیسرے یہ کہ ایمان کے بعد کفر کی طرف پلٹنے سے اس کو اتنی نفرت اور ایسی اذیت ہو جیسی کہ آگ میں ڈالے جانے سے ہوتی ہے۔

اس وقت ملک کی صورت حال بڑی نازک ہے، ایک طرف قوانین شریعت پر حملے کئے جا رہے ہیں، دوسری طرف فرقہ پرست طاقتیں مسلم بچیوں کو ارتداد کے دہانے تک پہونچا رہی ہیں، تیسری طرف میڈیا کے ذریعے ہماری نئی نسل کا ذہن خراب کیا جا رہا ہے، اور چوتھی طرف اسکول اور کالجوں میں بے حیائی کا ماحول بنایا جا رہا ہے، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہماری نئی نسل عیش وعشرت کے راستے پر چل پڑی ہے۔ یہ صورت حال ایسی سنگین ہے جس پر فوری توجہ کی ضرورت ہے۔ پانی سر سے نہیں چھت سے اونچا ہوتا جا رہا ہے۔ ہم کب بیدار ہوں گے؟ ہم اپنی بہنوں، بچیوں اور بیٹیوں کو بچانے کے لیے کب آگے آئیں گے؟ خواب غفلت کب تک؟ نظر انداز کرنے کا مزاج کب تک؟ جب حالات ایمرجنسی کے ہوں، جب معاملات سنگین صورت حال اختیار کر لیں، جب دین وایمان پر یلغار کی جائے، جب عفت وعصمت کے سودے چکائے جائیں، جب منظم منصوبے کے تحت مسلمان لڑکیوں کی زندگیاں تباہ و برباد کی جائیں، اس وقت خاموشی جرم ہے، سنگین جرم! ایسے حالات میں کم اہم یا کم ضروری مسائل پر توجہ دینا زیادتی ہے، بدترین زیادتی! یہ ایسا اہم مسئلہ ہے جسے مسجد کے محراب ومنبر سے بیان کیا جائے، جسے جلسوں اور مجلسوں کا موضوع بنایا جائے، جس کے پیش نظر خاندانی نظام کی اصلاح پر بھرپور توجہ دی جائے، جس کی وجہ سے اپنے گھر کی بچیوں پر کڑی نظر رکھی جائے، خطرے کی تلوار سر پر لٹکتی ہوئی محسوس کر کے مخلوط تعلیم سے بچنے اور غیر مخلوط تعلیمی نظام کے قائم کرنے کی فکر کی جائے۔

گذارش: درج ذیل تدابیر کو ضرور پڑھ کر سنائیں۔

ارتداد کی بڑھتی پھیلتی لہر کو روکنے کے لیے مندرجہ ذیل احتیاطی تدابیر پر عمل ضروری ہے:

(۱) اسلامی نظام کے مطابق مسلمان بچیوں کو پردے کا پابند بنایا جائے، ان میں حیاداری، عفت وعصمت کی حفاظت کا جذبہ، اور عقیدۂ توحید و رسالت کی عظمت پیدا کی جائے۔ روزانہ ہمارے گھروں میں آدھے گھنٹے ہی سہی کسی اچھی مستند اور ذہن ودل کو متاثر کر دینے والی کتاب کی تعلیم کی جائے۔

(۲) مخلوط نظام تعلیم سے اپنی بچیوں کو بچایا جائے، غیر مخلوط تعلیمی نظام کے قیام پر بھرپور توجہ دی جائے اور محفوظ ماحول میں معیاری تعلیم کا انتظام کیا جائے۔

(۳) جو لڑکیاں اسکولوں اور کالجوں میں پڑھ رہی ہیں، ان کی دینی تعلیم وتربیت اور ذہن سازی کی بھرپور کوشش کی جائے، ان کی عادات، اطوار، اخلاق پر پوری نظر رکھی جائے، کردار سازی میں معاون بننے والا لٹریچر انہیں مطالعے کے لیے دیا جائے۔

(۴) ٹیوشن کلاس کے نام پر اجنبی لڑکوں سے اختلاط کا موقع نہ دیا جائے، کسی ٹیچر یا ساتھی طالب علم کے گھر پر کسی تعلیمی ضرورت کے نام سے بھی جانے کی اجازت نہ دی جائے، کالج لانے لے جانے کا خود انتظام کیا جائے۔

(۵) اینڈرائڈ موبائیل اور بائک خرید کر نہ دی جائے، یہ دونوں چیزیں بے حیائی کے دروازے کھولنے والی اور عفت وعصمت کی تباہی کے دہانے تک پہونچانے والی ہیں۔

(۶) موبائیل ریچارج یا زیراکس کے لیے غیر مسلموں کی دوکان پر جانے کی اجازت نہ دی جائے، اسی طرح کالج کے اندر یا اس سے قریب غیر مسلموں کے کینٹین سے بچنے کی ہدایت دی جائے۔

(۷) غیر مسلم لڑکیوں کی دوستی سے بھی روکا جائے کہ آئندہ یہ دوستی بھی کسی فتنہ کا دروازہ بن سکتی ہے۔

(۸) بچیوں کے مسائل اور ان کو پیش آنے والی پریشانیوں پر توجہ دی جائے، یاد رکھیں! گھر میں توجہ کی کمی باہر کا راستہ دکھاتی ہے۔

(۹) اگر بچیاں کسی تعلیمی ضرورت سے انٹرنیٹ استعمال کر رہی ہیں تو ان کی بھرپور نگرانی کی جائے، اس لیے کہ بھٹکنے اور بہکنے کے اکثر دروازے انٹرنیٹ کے ذریعہ کھلتے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایمان کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے اور ہماری نسلوں کے دین وایمان کی حفاظت فرمائے۔ آمین

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

جو حضرات ہر ہفتہ براہ راست خطبہ جمعہ حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ اپنا نام اور پتہ اس نمبر پر بذریعہ وہاٹس ایپ ارسال کریں: 9834397200